الفضل
4- جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 148 | منگل - 4 صفر - 1416ھ ' 4 وفا 1374ھش ' 4 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچا تقویٰ اختیار کرنے کیلئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے

بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے۔ تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

درحقیقت جب تک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بینظیر صفات ہیں۔ جو لوگ اس کی راہ پر چلتے ہیں انہیں کو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اس سے مزہ پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے رشتہ میں اس قدر شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے جلدی کوئی شخص خبر گیراں نہیں ہو سکتا۔ پھر جس کا خدا متولی ہو جاتا ہے' اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیادار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا متولی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳)

ہمیشہ فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں احمدی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑیں۔ پہلے مفسد ہوئے اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو۔ اگر فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرو گے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہو گا یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت۔ ہمیشہ احتیاط کرو کہ کہیں فتنہ کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو۔ کوئی دانا اس رستہ پر نہیں چلتا۔ کیا کوئی شخص ہے جو گلے پر چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائے گا۔ کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے۔ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنگ مارے گا جس سے جان جائے گی کوئی انسان نہیں دیکھا ہو گا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈال دے کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر ڈالے گا۔

مگر فتنہ کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے۔ سانپوں کے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے۔ آگ سے سلامتی ہو جاتی ہے لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد نہیں۔ کوئی نظیر نہیں بتلائی جا سکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو۔

پھر حیرت ہے باوجود یہ جانتے ہوئے کیسے لوگ فتنہ اندازی سے نہیں ڈرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ فتنہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ فتنہ نے کسی قوم کو سلامت نہیں رکھا۔ حتیٰ کہ (دین حق) کی جو کہ آخری جماعت ہے اور جو اپنے سے پہلی تمام جماعتوں سے برگزیدہ ہے۔ وہ بھی اس کے بد نتائج سے نہ بچ سکی تو پھر ہماری جماعت (-) کیسے فتنہ کے بد نتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

پس میں ہوشیار کرتا ہوں کہ ان تمام بلاؤں اور ہلاکتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی گر ہے۔ وہ ہے اتفاق و اتحاد۔ جب تک اتفاق و اتحاد سے رہو گے اور جب تک اسی کوشش میں رہو گے کہ کسی طرح اس راہ کو نہ چھوڑیں کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی فتح نہیں پا سکے گا۔ لیکن اگر یہ باتیں چلی گئیں۔ اختلاف رونما ہو گیا تو چھوٹے چھوٹے آدمی بھی تم پر غالب آ جائیں گے۔

(از خطبہ ۱۹۱۷-۸-۲۴)

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیکرٹریان کرام اور والدین واقفینِ نو توجہ فرمائیں

○ (ا) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(اا) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں۔ خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(ااا) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ وکالت وقف نو ربوہ کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش۔ (وکالت وقف نو)

○ تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندارج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے۔ اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ۔ لندن)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مد میں عطیات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

4- وفا 1374 ھش 4 - جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

اپنے گھر سے نکلیں، اپنے شہر یا قصبے یا گاؤں سے نکلیں اور ایک انتظام کے ماتحت کسی اور گاؤں یا قصبے یا شہر میں چند دن کے لئے قیام کریں۔ وہاں کی جماعت کے تمام افراد کی تربیت کریں ان سے دین کے متعلق باتیں کریں انہیں جماعت کے متعلق باتیں بتلائیں۔ اور دیکھیں کہ وہ روحانیت میں پہلے سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس سارے عمل کا نام ہے وقف عارضی۔ لیکن وقف عارضی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ پہلے اپنے آپ کو ان ساری چیزوں کا مورد بنائیں۔ اپنی تربیت کریں کیونکہ آپ نے ایک نمونہ کی حیثیت سے کسی جماعت میں جا کر چند روزہ قیام کرنا ہے۔ آپ وہاں جو کام کریں گے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور اس کا اثر بھی دوست مستقل طور پر قبول کریں گے۔ لیکن یہ صرف اور صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ نے گھر سے نکلنے سے پہلے اپنی تربیت کی ہو۔ اگر آپ کو اپنے آپ میں کوئی خامی نظر آتی ہے اور وہ کون ہے جسے اپنے آپ میں کوئی خامی نظر نہ آتی ہو۔ تو اس خامی کو دور کیجئے۔ جماعت کے ساتھ اپنے تعلق کو اس حد تک بڑھائیے کہ آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے لوگوں سے جو باتیں کریں ان کا تعلق جماعت سے ہو۔ جماعت کی تعلیم سے ہو۔ جماعت کے کردار سے ہو۔ جماعت کی ترقی سے ہو۔ اگر آپ ایسا کرنے کی عادت ڈال لیں تو یقیناً آپ کا وقف عارضی کامیاب ہو سکتا ہے۔

کئی باتیں ایسی ہیں جو آپ دوسروں کو کرتے دیکھتے ہیں اور ان پر آپ کو رشک آتا ہے۔ وقف عارضی پر جانے سے پہلے اس رشک کو حقیقت سے بدلئے۔ اگر آپ ایسا کر سکیں تو آپ اپنے اندر مزید خوبیاں پیدا کرنے کا باعث بن جائیں گے اور یہی وہ خوبیاں ہیں جو دوسروں میں منعکس ہوں گی اور جس کی وجہ سے دوسرے یہ سمجھیں گے کہ آپ واقعی ان کی تربیت کے لئے آئے ہیں۔ انہیں آپ جیسا بننا چاہئے۔

اپنی تربیت کے لئے یہ بات اہم ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کرتے رہیں۔ ہم لوگوں سے کس طرح بات کرتے ہیں۔ ہم لوگوں سے کس طرح پیش آتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو کو کس زاویے سے دیکھتے ہیں اور ہم اپنے کردار کا دوسروں پر کیا اثر ڈالتے ہیں۔ اگر ہم اپنا محاسبہ کرتے رہیں تو یہ بات کوئی مشکل نہیں۔ ہمیں غصہ آتا ہے۔ کیوں آتا ہے۔ کب آتا ہے۔ کس طرح آتا ہے ہم اس پر کس طرح کنٹرول کرتے ہیں۔ اور ہم اس غصے کا صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ بات سوچنے والی ہے۔ اور جتنا ہم اس پر سوچیں گے اتنا ہی ہم محسوس کریں گے کہ غصہ تو بے شک ہمیں آتا ہے لیکن ہمیں اپنے غصے پر ضبط حاصل ہے۔ ہم اس غصے کو نیکی کی صورت میں بدل سکتے ہیں۔

پس وقف عارضی پر جانے کے لئے سب سے پہلی اور سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں اپنے اندر مزید خوبیاں پیدا کریں اور ہماری خوبیوں کا دوسرے لوگ انعکاس قبول کریں۔ ہم ہر وقت نیکی کی بات کریں۔ جماعت کی کارکردگی کی بات کریں۔ جہاں کوئی ایسی بات نظر آتی ہے جو ہماری جماعت کا طرہ امتیاز نہیں ہے۔ اسے بدلنے کی کوشش کریں۔

بہرحال وقف عارضی کی سکیم کو جاری ہوئے اب کافی عرصہ ہو چکا ہے اور ہم اس سے بخوبی آگاہ ہو گئے ہیں کہ وقف عارضی ہے کیا۔ ہم نے جو باتیں اس کالم میں کہی ہیں وہ محض یاددہانی کے لئے ہیں۔ ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں کہ آپ ان باتوں کو نہیں جانتے۔ آپ جانتے ہیں اور شائد ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن یاددہانی بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔ پس ان چند سطور کے ذریعے ہم نے وقف عارضی کے متعلق بعض باتوں کی یاددہانی آپ کو کروائی ہے۔

مجھ کو اُردوئے مُعلّٰی کا کوئی دعویٰ نہیں
میری ہر تحریر ہے آسان اور دل کے قریب
دوسروں تک بات پہنچانے سے ہے مجھ کو غرض
میرے قاری عام بھی ہیں اور ہیں کچھ کچھ ادیب

ابوالاقبال

ان کڑے لمحوں میں جب آلام کی کُلفت بڑھی
ناتواں جذبوں میں تیرے پیار کی چاہت بڑھی

کس قدر بے چین ہیں ہم کس قدر دِل گیر ہیں
بے کسی کی رات ہے اور چار سُو ظُلمت بڑھی

زخمِ دل سے جب کبھی آہِ رسا پیدا ہوئی
بارگاہِ ایزدی میں درد کی قیمت بڑھی

بے سرو سامانیوں سے حوصلے بڑھتے گئے
جابروں کے سامنے حق بات کی جرأت بڑھی

آپ آقا ہیں ہمارے جس طرح چاہیں کریں
اِن لبوں پر ہر گھڑی آقا تیری مدحت بڑھی

ہم سزاوارِ ستم ہیں دیجئے ہم کو سزا
اس سزا سے ہم غریبوں کی بڑی عزّت بڑھی

آپ کی نظرِ کرم سے ہو گئے معتوب ہم
اس حوالے سے فقیروں کی بڑی عظمت بڑھی

لُوٹ آئے جانبِ منزل بھٹک کر قافلے
ایک ٹھوکر سے ہماری اِس قدر ہمّت بڑھی

دل بہت تڑپا ہوئی جاں مضمحل اور مضطرب
عشقِ صادق سے مگر احساس کی حدّت بڑھی

لوٹ آئے گی فلک سے میری آہِ نارسا
اس تصوّر سے دلِ بے تاب کی شدت بڑھی

وہ رحیم و مہرباں ہیں وہ سراپا خیر ہیں
ان کی شفقت سے سکونِ دل ملا راحت بڑھی

تیری چوکھٹ پر پڑے ہیں تیری نظروں کے اسیر
بخش دے ہم بے نواؤں کو اماموں کے امیر

سلیم الدین سیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو- کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی- اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو- دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو- درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو- اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے- اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا- اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا- خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر' اپنی لذات چھوڑ کر' اپنی عزت چھوڑ کر' اپنا مال چھوڑ کر' اپنی جان چھوڑ کر' اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے- لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں- خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے- وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے- تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے- اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے- انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے- لیکن قدم صدق نہیں رکھتا- دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے- اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں- بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے-- پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں- اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو- تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا- بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں- اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا- لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا- اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں- اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا- اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے- تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے- پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو- اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشا کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو- تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے- کینہ وری سے پرہیز کرو- اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو- نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ-

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے- ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں- وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں-

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

۲۷- دسمبر ۱۹۵۱ء کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

"آج کے دن میری عورتوں میں بھی تقریر ہوا کرتی ہے- لیکن اس سال عورتوں نے خود ہی اپنے اس حق کو چھوڑ دیا- بعض وجوہات سے- کیونکہ وہ برقعہ پہنے ہوئے ہوتی ہیں اس لئے پورے طور پر یہ نگرانی نہیں کی جا سکتی کہ ممکن ہے کوئی مرد ہی آ جائے- یا کوئی عورت ہی بد ارادے سے آئی ہوئی ہو- تو اس کی نگرانی نہیں کی جا سکتی- اس لئے انہوں نے کہا ہم اپنا حق آپ چھوڑتی ہیں- چونکہ میرا بھی گلہ بیٹھا ہوا تھا اور مجھے بھی نزلے کی شکایت تھی- میں نے بھی اس کو ایک الٰہی تحریک سمجھا اور بڑی خوشی سے اس کو قبول کیا- کہ بہت اچھا اگر تم اپنے حق آپ چھوڑتی ہو تو پھر مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے- مگر انہوں نے ساتھ یہ بھی خواہش کی مردوں کی تقریر میں کچھ ہمارے متعلق بھی کہا جائے- تاکہ ہم وہیں سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سے سن سکیں حسب وعدہ میں دو چار منٹ یہ تقریر عورتوں کی طرف خطاب کر کے کرتا ہوں-

سب سے پہلے تو میں ان کو اپنی گذشتہ سال کی تقریر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے انہیں اب دین میں زیادہ حصہ لینے اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کرنے کی تحریک کی تھی-- لیکن وہی منتظمات جنہوں نے مجھے تحریک کی ہے کہ میں عورتوں کو خطاب کروں مردوں کی سٹیج سے میں انہی کو کہتا ہوں کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی اپنی فرض شناسی سے گریز کیا ہے- میں نے یہ تجویز کی تھی کہ عورتیں آزادی کی رو میں بہہ رہی ہیں اور نئی نئی امنگیں ان کے دلوں میں پیدا ہو رہی ہیں اس لئے دعوت الی اللہ کا میدان ان میں اس وقت زیادہ وسیع ہے- بہ نسبت مردوں کے کیونکہ وہ اس وقت حکومت کے نشہ میں چور ہو رہے ہیں اور مذہب سے بہت ہی دور ہو رہے ہیں- چنانچہ میری اسی تحریک کے ماتحت مختلف اضلاع میں عورتوں کی پارٹیاں ربوہ سے بھیجی گئیں- اور عورتوں کی مجالس جمع کی گئیں اور ان میں یہاں کی عورتوں نے جا کر لٹریچر بھی تقسیم کیا اور تقریریں بھی کیں- اب چاہئے یہ تھا کہ ۱۹۵۱ء میں اس سلسلے کو وسیع کیا جاتا مگر جہاں تک میرا علم ہے ان ضلعوں میں بھی دورہ نہیں کیا گیا جن میں پہلے کیا گیا تھا- اور نئے اضلاع تو بالکل ہی اس سوال سے باہر ہیں- پس سب سے پہلے میں انہیں کہتا ہوں کہ تم نے مجھ سے جو حق مانگا ہے سٹیج پر سے تقریر کا اسی کے مطابق میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرو اور اس سستی اور غفلت کو چھوڑ دو-

تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ یہ بات تو میں نے اپنی طرف سے کہی ہے جس بات کی انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے وہ یہ ہے کہ میں عورتوں میں تحریک کروں کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر بن گیا ہے- وہ اس کے چندے کی طرف زیادہ توجہ کریں- اس میں تو میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں نے پھر ہم پر بازی لے لی ہے- مردوں کے دفتر ابھی بنیادوں سے ہی نیچے پڑے ہوئے ہیں اور سال سال دو دو سال سے رقمیں بھی منظور ہو چکی ہیں- سامان بھی آ چکے ہیں- اور افسر بھی مقرر ہو چکے ہیں- اور انجینئر بھی ہیں لیکن وہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں سے بھی نہیں گذر سکے- مگر عورتوں کا دفتر خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے- صرف پردہ بنانے میں افسر نے کسی قدر سستی کی- اگر وہ پردہ بنا ہوا ہوتا تو ان کا سارا کام اس جگہ پر بڑی اچھی طرح چل سکتا تھا-

پھر یہ بھی ہے کہ عورت اپنی نظر سے بہت فائدہ اٹھاتی ہے- اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر کچھ ایسی صفت رکھی ہے کہ جو چیز دکھاوے والی ہو اس پر وہ فریفتہ ہوتی ہے- سونا ہے- زیور ہے- اس زیور کے اوپر وہ جان دیتی ہے- اسے آپ نظر نہیں آ رہا ہوتا کہ میرے گلے میں ہار کیسا پڑا ہوا ہے اس کا سارا لطف تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے گلے کا ہار- تو میں نے لجنہ سے کہا تھا کہ میری کسی تحریک کی ضرورت ہی نہیں- جس وقت مستورات اپنا دفتر بنا ہوا دیکھیں گی پس کہیں گی پاک ہے اللہ کی ذات- فوراً لو چندہ اور اس کو مکمل کرو- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے بارہا میں نے یہ لطیفہ سنا ہوا ہے کہ آپ فرماتے تھے کوئی عورت تھی اسی طرح کی اسے عادت تھی- مگر تھی وہ غریب- اس نے ایک اچھی سی انگوٹھی بڑے شوق سے بنوائی اور خیال کیا کہ عورتیں اس کی تعریف کریں گی اور کہیں گی کہ بی بی تم نے یہ کہاں سے بنوائی ہے- کتنی قیمت میں بنی ہے- نمونہ کیسا اچھا ہے-- ہم تو چاہتی ہیں ایسی انگوٹھی ہم بھی بنوائیں- مگر اتفاق کی بات ہے لوگوں کی اس پر نظر نہ پڑی اور انہوں نے اس سے کچھ پوچھا نہیں- آخر اس نے باتیں کرنی شروع کر دیں کہ فلاں بات یوں ہے- فلاں بات یوں ہے- اور بات کے ساتھ ساتھ انگوٹھی بھی سامنے کر دیتی- لیکن پھر بھی کسی نے نہ پوچھا- آخر تنگ آ کر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی- سارے اردگرد کے لوگ اکٹھے ہو گئے-- عورتیں بھی آ گئیں- اور اس سے ہمدردی کرنے لگیں کہ کیا ہوا- کچھ بچا بھی- اس نے کہا کچھ نہیں بچا صرف یہ انگوٹھی

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

بچی ہے- آخر کسی عورت نے پوچھا کہ بہن یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی تھی- وہ رو کر کہنے لگی کہ تو پہلے پوچھ لیتی تو میرا گھر ہی کیوں جلتا- تو بارہا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ لطیفہ سنایا کرتے تھے- اور فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی فطرت میں کچھ نمائش اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے- پس میرے زیادہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں- میرے خیال میں سامنے جو دفتر لجنہ اماء اللہ کا بنا ہے وہ اپنی شان سے اور اپنی عظمت سے اور اپنے اسی نظارہ سے کہ مرد چپ کر کے بیٹھے ہیں اور ہم نے اپنا دفتر بنا لیا ہے- عورتوں کو سب وعظوں سے زیادہ کام پر تیار کر دے گا- مجھے یقین ہے کہ وہ بڑے شوق سے جاتے ہی روپے جمع کرنے شروع کر دیں گی اور جو باقی رقم ہے اس کو غالباً چند دنوں کے اندر ہی پورا کر دیں گی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان —— نذر حسین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

آج سے پورے تریسٹھ برس پہلے یعنی ۱۹۳۲ء میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی نویں جماعت کے طالب علم تھے اور عاجز راقم سال مذکور میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔

جن دنوں کا میں ذکر کر رہا ہوں ان دنوں قادیان میں طلباء عام طور پر پھندنے والی رومی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ مرزا منور احمد صاحب بھی شلوار قمیض اور رومی ٹوپی پہنتے تھے آپ کا قد چھوٹا چہرہ گول پرکشش و خوبصورت تھا۔ بہت کم گو اور مخلص تھے۔ آپ کو دیکھ کر آپ کی خاندانی وجاہت و عظمت کا اظہار ہوتا تھا۔ خاکسار کے ساتھ کوئی واقفیت نہ تھی گو اس عاجز کے دل میں آپ سے ملنے اور قربت حاصل کرنے کی ایک زبردست خواہش موجود رہتی تھی۔

صاحبزادہ صاحب سے راہ و رسم پیدا کرنے کی تمنا اپنی جگہ قائم تھی لیکن بظاہر کوئی صورت اس کی نظر نہ آتی تھی۔ ہائی سکول قادیان میں ایک یہ روایت تھی۔ کہ ہر ماہ کی آخری جمعرات کو ہال کمرہ میں نویں اور دسویں جماعت کے طلبا میں انگریزی زبان میں Debate ہوا کرتی تھی اور اس کی کارروائی ہائی سکول کے میگزین میں شائع ہوتی ان دونوں تقریبات کے منتظم جناب میاں محمد ابراہیم صاحب ہوا کرتے تھے۔ اپریل ۱۹۳۲ء کی آخری جمعرات کو اس بحث و مباحثہ کا انتظام ہوا اور اس میں عاجز کو بھی تقریر کرنی تھی موضوع بحث تھا کہ کیا "عبادت" عصر کے بعد کھیلیں لازمی ہونی چاہئیں یا مرضی طلبا پر" اس میں دو گروپ ہوتے ایک کے ذمہ مثبت پہلو اور دوسرے کے ذمہ اسی موضوع کے منفی پہلو پر تقاریر کرنی تھیں۔ میری تقریر مثبت گروپ میں تھی جج سکول کے اساتذہ کے علاوہ باہر سے باصلاحیت لوگ مقرر ہوئے تھے۔ میری خوش نصیبی یہ ہوئی کہ اس Debate کے خاتمہ پر ججوں نے باہمی فیصلہ یہ دیا کہ خاکسار کی تقریر سب سے اول آئی مجھے خوش ہونا تھا۔ یہ بحث ختم ہوئی اور سکول کے کمرہ ہال سے جب میں نکلنے لگا تو صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب میرے قریب آئے میری کمر میں ہاتھ ڈالا اور مباحثہ میں اول آنے کی مبارکباد پیش کی۔ یہ پہلا مبارک موقع تھا کہ ایک تو میں بحث میں اول آیا اور پھر صاحبزادہ صاحب نے خود مجھ کو مبارک باد دی تھی اور یوں ان سے راہ و رسم بڑھانےکی ایک راہ نکل آئی۔ آپ عصر کی عبادت کے بعد اکثر ہاکی کھیلنے آیا کرتے تھے میں بھی وہاں موجود ہوتا لیکن صرف کھیل دیکھنے کی حد تک میری شمولیت ہوتی۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب سے بات چیت شروع ہو چکی تھی وہ خود بھی مجھے بورڈنگ ہاؤس بلا لیتے اور عصر کے بعد ہاکی کھیلتے اور واپس ہوتے

صاحبزادہ صاحب کو شکار کا شوق بھی خوب تھا آپ ہوائی بندوق کے ساتھ چھوٹا چھوٹا شکار کرتے۔ اکثر مجھے ساتھ لیتے اور ہم قادیان کے شمال میں واقعہ گاؤں کھارا یا بھینی کی طرف چلے جاتے اور کبوتر و فاختہ کا شکار کر لیتے۔ ایک روز آپ نے موضع بسرا جو کوٹھی دارالحمد سے مشرق کی طرف واقع ہے کی طرف جانے کا پروگرام بنایا' مجھ کو ساتھ لیا اور ہم آپ کی کوٹھی دارالحمد سے موضع بسرا کی طرف ہوائی بندوق کے ساتھ شکار کھیلنے چلے گئے۔ اس دھن میں مگن تھے سورج غروب ہو گیا ہم نے باہر سبز گھاس پر ہی مغرب کی عبادت ادا کی اور واپس جب کوٹھی دارالحمد ہوئے تو اندھیرے گہرے ہو چکے تھے۔

میں تو بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا اور صوفی ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس کی طبع سے واقع تھا۔ اس لئے بہت خوفزدہ ہو گیا کہ بورڈنگ سے غیر حاضری کی صورت میں سزا کا ملنا بالکل واضح ہے صاحبزادہ صاحب نے میرا حوصلہ بڑھایا اور کہا کہ اب شام بہت اندھیری ہو چکی ہے یہاں ہی کھانا کھاؤ اور رات بسر کرو کل صبح میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا اور صوفی صاحب سے مل لوں گا وہ کچھ نہ کہیں گے آپ کے اس وعدہ پر مجھے کچھ حوصلہ ہوا اور کوٹھی دارالحمد کے جنوبی برآمدہ میں ملازم نے میرے لئے چارپائی اور بستر کا انتظام کیا۔ رُت ٹھنڈی بیٹھی تھی اور مجھے ایک کمبل اوڑھنے کے لئے دیا گیا۔ میں تو غافل نیند سو گیا کہ کوئی دو گھنٹہ کے بعد ایک پٹھان محافظ آیا اور مجھے جگا کر کہا کہ بھائی یہ کمبل حضرت صاحب کا ہے یہ مجھے دے دو اور اس کے بدلے میں یہ دوسرا کمبل لو۔ میری خوش قسمتی تھی کہ دو گھنٹہ تک میں نے ایک مقدس کمبل میں گذارے۔ صبح ہوئی اور صاحبزادہ صاحب میرے ساتھ ہو لئے اور ہم صوفی ابراہیم صاحب کی عدالت میں پیش ہوئے جو کافی غصہ میں تھے اور چھڑی گھما رہے تھے قریب تھا کہ وہ کچھ سننے سے پہلے طبع آزمائی کر جاتے مگر صاحبزادہ صاحب نے ساری کہانی سنا دی اور یوں صوفی صاحب کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور بعد میں ان کی باچھیں کھل گئیں اور میں سزا سے بچ نکلا۔

صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۳۴ء میں ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اعلیٰ ڈاکٹری تعلیم کے لئے قادیان سے باہر رہے اور M.B.B.S کی ڈگری حاصل کی۔ خاکسار نے تو ۱۹۳۴ء میں نیوی میں ملازمت اختیار کی اور بمبئی میں مقیم رہا۔ وہاں جنرل پوسٹ آفس کے سامنے چوہدری عبدالرحمن صاحب ابن چوہدری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ... ہائی سکول قادیان ٹائپسٹ کا کام کرتے تھے میرا ان کے ہاں آنا جانا تھا ایک روز ملاقات کے دوران چوہدری صاحب نے بتایا کہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب آئے تھے اور آپ کا (یعنی خاکسار) کا پوچھ رہے تھے اور ملاقات کی خواہش کر رہے تھے لیکن میں چونکہ فوجی علاقہ میں رہتا تھا اور وہاں عوام کا جانا ممنوع تھا کیونکہ داخلے پر گوروں یعنی انگریز فوجیوں کا پہرہ تھا۔ مجھے صاحبزادہ کی آمد کا علم ہوا اور خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن افسوس یہ ہوا کہ ملاقات نہ ہو سکی۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کسی امتحان میں شمولیت کے لئے مدراس جا رہے تھے اور بمبئی کا راستہ اختیار کیا یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مدراس میں کس قسم کا امتحان تھا شاید M.B.B.S کے سلسلہ کا ہو گا۔

۱۹۳۸ء میں حضرت امام الثانی کراچی سے بذریعہ سمندری جہاز بمبئی گئے اور احمدیہ جماعت بمبئی کے بعض احباب آپ کے استقبال کی غرض سے بوری بندر کی بندرگاہ پر موجود تھے خاکسار اور چوہدری سردار محمد آف کھارہ متصل قادیان نیوی کی یونیفارم میں ملبوس استقبال کرنے والوں میں موجود تھا۔ میرا خیال تھا کہ شاید مرزا منور احمد صاحب بھی ساتھ ہوں لیکن وہ کسی وجہ سے قافلہ کے ہمراہ نہ تھے حضرت صاحب نے ہم دونوں نیوی کے ملازمین سے بہت کچھ سوال کئے جن میں سے بعض کے جوابات بھی ہم نہ دے سکے اور خفت ہوئی آپ چند روز کے قیام کے لئے باندرہ جو بمبئی کے آخری ریلوے سٹیشن سے ۱۲ میل دور ایک ریلوے سٹیشن تھا تشریف لے گئے۔ خاکسار کو وہاں باندرہ جانے کا موقع ملا اور حضرت صاحب کی قیادت میں شام کی عبادت ادا کی آپ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے جن سے ملاقات ہوئی اور میں نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا ایک فوٹو جو میں نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا ان چھوٹے بچوں کو دکھایا اور وہ خوشی سے گویا ہوئے کہ یہ ہمارے بھائی مرزا منور احمد صاحب کا فوٹو ہے۔ چند روز حضرت صاحب نے وہاں قیام فرمایا اور واپس بذریعہ سمندری راہ پنجاب کے لئے اور قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔

زمانہ نے کئی انقلاب دیکھے۔ اور دکھائے ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہو گیا اور ریڈ کلف ایوارڈ کے تحت ضلع گورداسپور ہندوستان کا حصہ قرار دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے مرکز کو اور احمدیوں کو قادیان سے نقل مکانی کرنا پڑی اور پاکستان کے شہر لاہور میں عارضی قیام جودھامل بلڈنگ میں ہوا لیکن جلد ہی اس وادی غیر ذی زرع میں احمدیہ جماعت کے نئے مراکز کھل گئے شروع شروع میں کچے مکانات میں آبادی منتقل ہوئی اور بعد میں وقت کے گذرنے کے ساتھ دیگر احمدی بھی یہاں آباد ہونا شروع ہوئے۔ تمام اثاثے قادیان ہی میں رہ گئے یہاں ربوہ میں مرکز کے علاوہ فضل عمر ہسپتال کی بنیادیں بھی حضرت صاحب کے ہاتھوں رکھی گئیں اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو ہسپتال کے جملہ کاروبار کو سنبھالنے کا اہم فرض سونپ دیا گیا۔ جنہوں نے نہایت درجہ نامساعد حالات میں ہسپتال کے جملہ کاروبار کو سنبھالا اور ہسپتال کی ایک ایک اینٹ آپ کی توجہ و نگرانی اور دعا کے ساتھ رکھی گئی۔ اور آپ یہاں چیف میڈیکل آفیسر کے فرائض نبھاتے رہے' آپ ایک حلیم الطبع۔ وسیع حوصلہ۔ غریبوں۔ ناداروں یتیموں بیواؤں اور معذوروں پر خاص رحم دلانہ نظر رکھتے تھے اور ان کے جملہ مسائل نہایت درجہ توجہ کے ساتھ حل فرماتے۔ آپ نے ۳۰ برس اس ہسپتال میں فرائض انجام دئے اور ان کے علاوہ آپ امامت ثانیہ میں حضرت صاحب کے طبی مشیر بھی رہے اسی طرح امامت ثالثہ میں بھی یہ فرض ادا کیا اور تھوڑے عرصہ کے لئے موجودہ امامت میں بھی ان فرائض کو نبھایا اور فضل عمر ہسپتال کے فرائض ان کے علاوہ تھے آپ شروع کی طرح کم گو سادہ مزاج اور عوام کے دوست ڈاکٹر تھے رہائش گاہ سے اکثر پیدل اپنے ہسپتال میں جاتے راستہ میں عوام کی شکایات اور مشکلات سنتے اور حسب منصب ان کا حل بتاتے یہاں پر آپ کی رومی پھندنے والی ٹوپی بدل گئی اور آپ سیاہ رنگ کی ٹوپی پہنا کرتے تھے جس کا آج کل بہت رواج ہے چھوٹی چھوٹی داڑھی آپ کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھی آپ کے ظاہری حسن میں زمانہ کوئی تبدیلی نہ لا سکا۔ ربوہ چونکہ ضلع سرگودھا' خاکسار کے پیدائشی ضلع کے قرب میں تھا اس لئے جلسہ سالانہ کے مواقع پر آپ سے ملاقاتیں ہوتی رہتیں اور بچپن کی دوستی کو آپ نے نہایت احسن رنگ میں نبھایا۔ اور ہمیشہ نہایت اخلاص کے ساتھ احوال دریافت فرماتے رہے۔

۱۹۶۲ء کی بات ہے کہ یہاں کے کالج میں میرا چچا زاد بھائی بارہویں جماعت کا طالب علم تھا جلسہ سالانہ کے ایام تھے لیکن عزیز مسعود احمد کو (میرے چچا زاد بھائی کو) شدید نزلہ زکام اور بخار ہو گیا اور وہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی دینے کے قابل نہ رہا۔ لیکن ڈیوٹی سے طبی وجہ سے غیر حاضری کا عذر منتظم بالا نہیں مانتے تھے جب تک C.M.O کا طبی سرٹیفیکٹ نہ ہو' اس لئے عزیز موصوف نے مجھے کہا کہ صاحبزادہ صاحب سے اس ضمن میں ایک طبی سرٹیفیکٹ حاصل کیا جائے میں اس غرض سے آپ سے ہسپتال فضل عمر میں ملا۔ آپ نے مجھے مطلوبہ سرٹیفکیٹ عطا کیا اور پندرہ روز کی چھٹی کی سفارش کی۔ میں نے دبی زبان میں عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحبان جب اس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ادھر نیل آرم سٹرانگ نے چاند پر قدم رکھا اور ادھر دو طبقے سامنے آئے- ایک نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو شخص کہے گا چاند پر کسی شخص نے قدم رکھا ہے اسے دین سے خارج سمجھا جائے- اور دوسرے طبقے نے فوری طور پر چاند پر مکانات تعمیر کرنے کے لئے اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے- کہ وہاں کی زمین (چاند کی سطح کو زمین کہتے ہوئے لگتا تو عجیب سا ہے لیکن اور کیا کہیں ہم لوگ تو زمین پر ہی مکانات بنانے کے عادی ہیں- اس لئے جہاں بھی مکان بنایا جائے گا اسے زمین ہی کہیں گے) اور کہتے ہیں لوگوں نے اتنی زیادہ تعداد میں وہاں مکان بنانے کے لئے پیشگیاں ادا کر دیں کہ ایک لمبی فہرست بن گئی- کچھ دیر تک ہم سوچتے رہے کہ یہ فہرست لمبی سے لمبی ہو رہی ہے- زیادہ سے زیادہ لمبی ہوتی جا رہی ہے- لیکن پھر اس سلسلے میں خاموشی ہو گئی- جنہوں نے کسی کو پیشگی رقوم دی تھیں- آیا وہ واپس لے لی گئیں یا نہیں- اس کا ہمیں کچھ علم نہیں اور کیا پیشگی رقوم دی بھی گئی تھیں یا صرف زمین کی خرید کے لئے رقوم کا وعدہ کیا گیا تھا- بہر حال جو بات بہت مشہور ہوئی وہ یہی تھی کہ اب چاند پر مکانات بنیں گے اور لوگ وہاں جا کر رہیں گے-

کچھ عرصہ کے بعد یہ بات مدھم پڑ گئی- خاموشی ہو گئی- لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ ناممکنات میں سے ہے- لیکن اب سائنس دانوں نے بتایا ہے کہ وہاں انسان کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ پانی مہیا نہیں ہے- اب وہاں پانی مہیا کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے- کہتے ہیں کہ سورج کی گرمی لے کر چاند پر ڈالی جائے گی اور چاند کا درجہ حرارت ۲۰۰۰ ڈگری بڑھ جائے گا- ایسا ہونے سے اس سے جو بخارات اٹھیں گے ان کو پانی میں تبدیل کیا جا سکے گا- اگر سورج سے گرمی نہ لی جا سکتی تو ہماری زمین پر سے بہت بھاری آلات وہاں لے جانے پڑتے- لیکن اب چونکہ یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ سورج کی کرنوں سے چاند کا درجہ حرارت بڑھا دیا جائے- اس لئے وہاں پر بھاری مشینیں لے جانے کی ضرورت نہیں رہی-

یہ بخارات پانی بنیں گے اور یہ پانی انسانوں کے کام آئے گا- اور وہاں زندگی بسر کرنے کے لئے اشیاء کا سب سے اہم جزو یعنی پانی حاصل ہو جائے گا- اب تاریخ مقرر کر دی گئی ہے کہ 2015ء میں چاند پر نو آبادیاتی نظام قائم کر دیا جائے گا- یعنی اس وقت تک چاند کی "زمین" فروخت ہونی شروع ہو چکی ہو گی- اور لوگ وہاں اپنی رہائش گاہیں تعمیر کر لیں گے 2015ء تو ایسے لگتا ہے جیسے کل ہی کو آ جائے گا- کیونکہ ۲۰ سال تو ہیں- ۲۰ سال تو کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے- البتہ جیسے کہا جاتا ہے کہ انتظار اور خاص طور پر شدت سے انتظار موت کے برابر ہوتا ہے- جو لوگ واقعی وہاں مکان بنانا چاہتے ہیں- جن کی جیبوں سے روپیہ اچھل اچھل کر باہر گر رہا ہے- ان کے لئے تو یہ بیس سال بھی بہت زیادہ ہیں- خدا جانے ان بیس سالوں میں وہاں مکان بنانے کی خواہش رکھنے والوں میں سے کون زندہ ہو گا اور کون نہیں وہ تو یہ چاہیں گے کہ آج ہی اجازت مل جائے اور کل ہی بنیادیں رکھ دی جائیں- اور چھ مہینے کے اندر اندر مکان تعمیر ہو جائے تو وہاں جا کر بسنا شروع کر دیں- لیکن بہر حال پانی میسر آ گیا ہے بستی بسانے کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے اور اب صرف تھوڑا سا انتظار کرنے کی بات ہے- اور اس انتظار کے بغیر کچھ کیا بھی تو نہیں جا سکتا آخر یہ ایک شہر سے دوسرے شہر جانے والی بات تو نہیں کہ جب آپ چاہیں اٹھیں اور چلے جائیں- از خود تو آپ وہاں نہیں چلے جائیں گے کوئی وہاں آپ کو لے کر جائے گا تو جائیں گے- پس بیس سال کوئی زیادہ لمبا عرصہ نہیں ہے لوگوں کو چاہئے کہ صبر اور تحمل کے ساتھ انتظار کریں-

تعارف کتب ——— عبد الباسط شاہد

چار تقریریں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد......جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند اور حضرت امام جماعت ثانی کے چھوٹے بھائی تھے- اپنی غیر معمولی خدمات کی وجہ سے جماعت میں بلند مقام پر فائز تھے آپ کے پیار و محبت کی وجہ سے احباب جماعت آپ سے مل کر ایک عجیب سکون و اطمینان اور مسرت و انبساط حاصل کرتے تھے- حضرت میاں صاحب کو تصنیف کے میدان میں نہایت شاندار خدمات بجا لانے کا موقع ملا- 'سیرت خاتم النبیین ﷺ' اور 'سلسلہ احمدیہ' کو آپ کی متعدد تصانیف میں نمایاں مقام حاصل ہے- آپ بالعموم تقریر نہیں کرتے تھے اور اس سے حجاب محسوس فرماتے تاہم حضرت امام جماعت ثانی کی علالت کے ایام میں آپ نے جماعت احمدیہ کے مرکزی سالانہ جلسوں میں چار تقاریر فرمائیں- ان تقاریر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں-

مجھے اس سال پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ......کے خاص خاص حالات اور نشانات اور اخلاق فاضلہ کے مضمون پر تقریر کرنے کے لئے کہا گیا ہے- اس سے قبل اسی مضمون پر خدا کے فضل سے میری تین تقریریں ہو چکی ہیں- پہلی تقریر ۱۹۵۹ کے جلسہ سالانہ میں ہوئی تھی جو سیرت طیبہ کے نام سے چھپ چکی ہے اور انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اس تقریر کا مرکزی نکتہ محبت الٰہی تھا- خدا کے فضل سے یہ تقریر جماعت کے دوستوں اور غیر از جماعت احباب میں یکساں مقبول ہوئی کیونکہ اس کے لفظ لفظ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ......کی عاشقی شان ہویدا ہے- دوسری تقریر ۱۹۶۰ء کے جلسہ سالانہ میں ہوئی تھی جو درِ منثور کے نام سے چھپ چکی ہے اور بہت دلچسپ اور دلکش روایات اور بعض نئی تحقیقاتوں پر مشتمل ہے اور انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہو کر بیرونی ممالک میں پہنچ چکا ہے- یہ تقریر بھی خدا کے فضل سے پہلی تقریر کی طرح بہت مقبول ہوئی اپنوں اور بیگانوں دونوں نے اسے بہت پسند کیا- تیسری تقریر ۱۹۶۱ کے جلسہ سالانہ میں ہوئی تھی جو درِ مکنون کے نام سے چھپی ہے اور انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے ..... اس تقریر میں زیادہ تر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نشانات) اور آپ کے ہاتھ پر غلبہ اور دعاؤں کی قبولیت کا ذکر ہے اور (خدا کا شکر ہے) کہ یہ تقریر بھی خدا کے فضل سے مقبول ہوئی اور میں امید کرتا ہوں کہ میرا آسمانی آقا مجھے ان تقریروں کے ثواب سے نوازے گا اور جماعت کے لئے بھی انہیں برکت و رحمت کا موجب بنائے گا-

موجودہ تقریر اس سلسلہ کی چوتھی تقریر ہے- میں نے اس تقریر کا نام آئینہ جمال رکھا ہے کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ اس میں زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جمالی شان اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کچھ بیان کروں...."

حضرت میاں صاحب نے سیرت طیبہ کے ضمیمہ کے طور پر حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم......کی سیرت کے متعلق بھی ایک مختصر مضمون تحریر فرمایا ہے جس میں حضرت اماں جان کی سیرت کے بعض نمایاں پہلوؤں کا ذکر ہے

"شفقت علیٰ خلق اللہ" کے موضوع پر اپنے تمہیدی نوٹ میں حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں "اب میں خدا کے فضل سے اپنے اس مضمون کے تیسرے حصہ کی طرف آتا ہوں جو شفقت علیٰ خلق اللہ سے تعلق رکھتا ہے- میں نے اس مختصر سے مقالہ کے لئے اول محبت الٰہی اور (-) سوم شفقت علیٰ خلق اللہ کے عنوان اس لئے منتخب کئے ہیں کہ یہ ہمارے دین و مذہب کا خلاصہ اور ایک (احمدی) کے ایمان و اخلاق کا مرکزی نقطہ ہیں حتیٰ کہ ایک (حقیقی عبد) کی روحانیت اور اس کے اخلاق و کردار اور اس کی قدر و منزلت کو پہچاننے کے لئے بھی اس سے بڑھ کر اور کسوٹی نہیں- منبع حیات یعنی ذات باری تعالیٰ کے ساتھ گہرا پیوند ہو- اور مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہو "بس ہمیں آمد نشانِ کاملاں"

یہ چاروں تقاریر تربیتی نقطہ نظر سے بہت مفید اور موثر ہیں- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پاکیزہ سیرت کو جاننے کا بہترین ذریعہ ہیں-

میاں محمد ابراہیم

میرا خاندان

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے احباب جماعت کو ان کے خاندان کے بارے میں لکھنے کی جو تحریک کی ہے وہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مفید سلسلہ ہے- اس سے موجودہ نسل کو اپنے آباء کا پتہ چلتا رہے گا اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ ابھرتا رہے گا- اور اس سے سلسلہ کی ایک اہم ضرورت بھی پوری ہوتی رہے گی- اور بزرگوں کے لئے دعا کا موقع ملتا رہے گا-

میرے خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت میاں فیض احمد صاحب جمونی تھے- جو میرے ماموں تھے اور حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی ساتھی- ان کا ایک بڑا گروپ فوٹو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں بعض دیگر رفقائے حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ خلافت لائبریری ربوہ میں آویزاں ہے- آپ موصوف کرسیوں کی لائن میں پہلی کرسی پر جلوہ افروز ہیں-

آپ کے بڑے صاحبزادے جو بعد میں میرے خسر بھی بنے اپنے باپ کے بہت ہی فرمانبردار اور دیندار وجود تھے- باپ کے رنگ میں رنگین- اپنے باپ کے ساتھ بچپن ہی سے یکجان ہو کر سلسلہ کی خدمت میں منہمک رہے-

حضرت خلیفہ نور الدین جمونی میرے ماموں کے خسر اور حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے- حضرت مولوی حکیم نور الدین امام جماعت احمدیہ الاول کے جانثار اور فدائی تھے

جس نے داعی الی اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے وہ اپنے رب کو پائے- اس سے ذاتی تعلق قائم کرے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

○ ایسے واقفین (نو) بچے چاہئیں جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات

لائن آف کنٹرول پر خاردار تار لگانے کا منصوبہ

سرکاری خبروں کے مطابق ہندوستان کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ لائن آف کنٹرول پر خاردار تار لگا دے- بالکل اسی طرح جس طرح عالمی سرحد پر جنگلے لگائے جاتے ہیں- یہ بات ہندوستان کے پریس نے بتائی ہے- راجیش پائلٹ کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ جموں اور کشمیر کی سرحد پر پاکستان کو کلی طور پر الگ رکھنے کے لئے وہاں خاردار تاریں لگا دی جائیں گی- اور اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھا جائے گا کہ پاکستان سے کوئی دہشت گرد مقبوضہ کشمیر میں نہ آنے پائے- کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں جموں ڈویژنل کمشنر نے جو بیان دیا ہے وہ زیادہ خطرات سامنے لاتا ہے- انہوں نے کہا کہ حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ ایک سو دس کلو میٹر لمبی سرحد کو انٹرنیشنل سرحد بنانے کے لئے کھوٹہ اکھنور تک خاردار تاریں لگائی جائیں-

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس علاقے کو کس طرح انٹرنیشنل بارڈر کہہ سکتے ہیں- بہرحال اس خبر کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت اس بات کا پراپیگنڈہ کرنا چاہتی ہے کہ دہشت گردی کو ابھارنے والے عناصر پاکستان سے ہندوستان میں داخل ہوتے ہیں

○

علیحدہ صوبے کا مطالبہ

بتایا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کے حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر گوہر ایوب خان نے اسلام آباد میں گذشتہ ہفتے کے روز کہا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) مہاجروں کے لئے ایک الگ صوبے کی حمایت نہیں کرے گی- انہوں نے مزید کہا کہ ایم کیو ایم (اے) کے سینیٹروں نے نواز شریف سے ملاقات کے دوران پہلے ہی اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ مہاجر قومی موومنٹ الگ صوبہ کا مطالبہ کر رہی ہے- البتہ اگر ایسا کوئی مطالبہ کیا گیا تو پاکستان مسلم لیگ (ن) اس کی ہرگز حمایت نہیں کرے گی- جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ان کے خیال میں کراچی کے تشدد میں الطاف گروپ کا ہاتھ ہے تو گوہر ایوب نے کہا کہ جب تک کوئی ٹھوس شہادت نہیں مل جاتی یہ بات کہنا مشکل ہے کہ الطاف گروپ یہ سب کچھ کروا کر رہا ہے- انہوں نے کہا کہ البتہ یہ بات ضرور کہہ دینی چاہئے کہ شہری علاقوں میں جو تشدد ہو رہا ہے اس کی نواز شریف پہلے ہی مذمت کر چکے ہیں-

حقیقت یہ ہے کہ الطاف گروپ کا ہاتھ ہو یا نہ ہو حکومت کو اور عوام الناس کو مل کر اس تشدد کو روکنا چاہئے- اس میں کوئی شک نہیں کہ عوام الناس کے لئے یہ بات آسان نہیں کہ وہ گولیوں کی بوچھاڑ ہوتے دیکھ کر اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر گولیاں برسانے والوں کو پکڑنے کی کوشش کریں- لیکن جب تک اس طرح کے کچھ لوگ قربانی نہیں دیں گے اور دہشت پھیلانے والوں اور قتل و غارت میں ملوث لوگوں کو پکڑ کر حکومت کے حوالے نہیں کریں گے- یہ دہشت گرد بلاخوف و ہراس اپنا کام جاری رکھیں گے- حکومت کسی حادثے کو غالباً نہیں روک سکتی کیونکہ کون جانے کب کس طرح اور کہاں کوئی حادثہ ہو جائے- لیکن اسے یہ تو ضرور کرنا چاہئے کہ حادثہ کرنے والوں کو حراست میں لینے کی کوشش کی جائے- اول تو پولیس کو پہلے ہی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شہر میں کن لوگوں کا کیا کردار ہے- اور اگر وہ اس کے پیش نظر جن لوگوں کو سمجھتی ہے کہ تشدد میں ملوث ہیں گرفتار کر لے تو یقیناً حادثات کم ہو جائیں گے- خدا کرے کہ ایسا ہی ہو-

○

بہاولپور میں کینسر ہسپتال

پتہ چلا ہے کہ پنجاب کی حکومت اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (پی- اے- ای- سی) دونوں مل کر بہاولپور انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیر میڈیسن اینڈ آنکالوجی (بی- آئی- این- او) بہاولپور میں ایک پچاس بستروں کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں- اس ہسپتال میں کینسر کے مریضوں کا جن کا تعلق صوبے کے جنوبی علاقے سے ہو گا- علاج کیا جائے گا- بینو (بی- آئی- این- او) تشخیص اور علاج کی سہولتیں مہیا کرے گی اور یہ سہولتیں کینسر کی علامت رکھنے والوں اور غیر کینسری مریضوں کو مہیا کی جائیں گی- اور ریڈی ایشن اور دیگر نیوکلیر ٹیکنالوجی کے ذریعے ایسا کیا جائے گا- امید کی جاتی ہے کہ بارہ ہزار مریضوں کے علاج کی یہ جگہ ہو گی- جن میں سے دو ہزار کینسر کے مریض ہو سکتے ہیں- اور بار بار آنے والوں کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ جائے گی- علاج معالجہ کے علاوہ اسے تربیت گاہ بھی بنایا جائے گا- اور یہاں تحقیقاتی کام کے لئے بھی آسانیاں میسر ہوں گی- اس تحقیقات میں حصہ لینے والے پوسٹ گریجوایٹ طلباء ہوں گے اور قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور ہر قسم کی مدد کرے گا- اس پراجیکٹ پر ۲۰۳ ملین سے زیادہ رقم خرچ آئے گی-

○

ایم کیو ایم سے بات چیت

وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایم- کیو- ایم کی منتخب لیڈر شپ سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس کی صدارت قانون اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر این- ڈی- خان- کریں گے- یہ بات پاکستان ٹیلی وژن نے بتائی ہے- محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ فیصلہ اس وقت کیا جب وہ کراچی کے اراکین نیشنل اسمبلی کے ایک وفد سے گفتگو کر رہی تھیں- اس وفد کی سربراہی جماعت اسلامی کے رکن اسمبلی مظفر ہاشمی نے کی- دیگر اراکین پاکستان مسلم لیگ (ن) کے میاں اعجاز شفیع، ظہیر اکرم اور جے- یو- پی- (ن) کے حافظ محمد تقی اور پیپلز پارٹی کے آفاق شاہد خان تھے- پرائم منسٹر نے کہا کہ منتخب لیڈروں کے ساتھ جن کا تعلق ایم- کیو- ایم- سے ہے گفت و شنید کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں- یہ وہ لوگ ہونے چاہئیں جو جرائم میں ملوث نہیں ہیں- وفد نے کراچی میں تشدد کی کارروائیوں کی مذمت کی اور ان مسائل کے حل کرنے کے لئے بعض تجاویز پیش کیں- مہاجروں کے لئے کوٹا سسٹم' لوکل باڈیز کے انتخابات' اور فنانس کمپنیوں کے متاثر لوگوں کو ادائیگی بھی زیر بحث آئی-

○

قطر میں بغاوت

قطر میں ولی عہد نے اپنے باپ کی عدم موجودگی میں ریاست کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے ان کے باپ بیرون ملک گئے ہوئے تھے جب انہیں پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ وہ فوری طور پر واپس آ رہے ہیں اور اپنا تخت اپنے لئے حاصل کر کے رہیں گے- بیٹے کا نام شیخ حماد بن خلیفہ الثانی ہے ان کی عمر ۴۵ سال ہے اور وہ وزیر دفاع ہیں- ان کا باپ شیخ خلیفہ بن حماد الثانی جن کی عمر ۶۳ سال ہے سوئٹزر لینڈ گئے ہوئے تھے- شیخ حماد نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مجبوراً اپنے باپ سے حکومت لینی پڑی ہے- حالات مشکل تھے اور یہ ہم سب جانتے ہیں- خدا جانتا ہے کہ میں اقتدار کے لئے یہ اقتدار نہیں لے رہا یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے لیکن اپنی قوم کی بہبود کے لئے مجھے ایسا کرنا پڑا ہے- شیخ حماد کو ایک تقریب کے دوران جو منگل کے روز منعقد کی گئی قطر کا امیر تسلیم کر لیا گیا- اگرچہ ان کے والد نے کہا ہے کہ وہ واپس آ کر اپنا تخت لے لیں گے لیکن چونکہ محل کے تمام لوگ شیخ حماد کے ساتھ ہیں- اور انہوں نے شیخ حماد کو اپنا امیر تسلیم کر لیا ہے اس لئے اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ شیخ خلیفہ واپس اقتدار میں آ سکیں- شیخ خلیفہ نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ بغاوت کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے- انہیں گلف کواپریشن کونسل کی حمایت حاصل ہے اور کئی دیگر عرب ممالک کے سربراہوں کی بھی- ان سب نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ غیر قانونی طور پر یہ واقعہ کس طرح وقوع پذیر ہو گیا- انہوں نے کہا کہ میں قانونی طور پر قطر کا امیر ہوں میں اپنے شاہی خاندان کا- اپنے لوگوں کا یا اپنی فوج کا سب کا امیر ہوں- سفارت کاروں نے بتایا ہے کہ شیخ حماد نے دو بریگیڈ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ سعودی عرب کے ساتھ ملنے والی سرحد کا خیال رکھیں یہ سرحد احتیاطی طور پر بند کر دی گئی ہے- جب گذشتہ دنوں سعودی عرب نے ایک سرحدی چوکی پر قبضہ کر لیا تھا تو دو سپاہی مارے گئے تھے- کہتے ہیں کہ شیخ حماد نے سعودی عرب کے متعلق زیادہ ترشی سے بات کی ہے-

○

پاکستانی سفارت کار سے ناروا سلوک

۲۵- جون ۱۹۹۵ء کو ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمیشن کا ایک اہلکار ابراہیم اعوان امرتسر سے دہلی جا رہا تھا تو پولیس نے اسے مارا پیٹا بھی اور اس سے بدسلوکی بھی کی- ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ میں بلایا گیا اور ایک احتجاجی نوٹ انہیں دیا گیا- جس میں کہا گیا کہ ہندوستانی حکومت اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر رہی اور جس طرح اس کو سفارت کاروں سے سلوک کرنا چاہئے وہ نہیں ہو رہا- انہوں نے اس بات کا بھی خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس وقت جو ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی ہے وہ بھی ایسی باتوں کا باعث بن سکتی ہے- اس معاملے کے متعلق جو اطلاع ملی ہے وہ یہ ہے کہ گاڑی میں ہندوستانی پولیس کے دو اہلکار موجود تھے انہوں نے مسٹر اعوان کو مجبور کیا کہ وہ اپنا سامان کھولیں- اور سامان کھولنے پر انہوں نے غیر قانونی طور پر چاہا کہ انہیں کچھ دیا جائے- یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ سفارت کاروں کو سفر کرتے ہوئے اس طرح بدسلوکی کا سامنا ہو- سامان کھلوانے کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا پولیس کو سفارت کاروں کا سامان کھول کر دیکھنے کا حق ہے یا نہیں لیکن بہرحال یہ تو کسی کو بھی حق نہیں کہ وہ سفارت کاروں یا کسی اور شخص کے ساتھ برا سلوک کریں- بلکہ یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ اپنے اپنے ملک کا نام بلند کرنے کے لئے ایسے مواقع پر پولیس کو اور دیگر افراد کو بھی غیر ملکیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے-

> تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں- اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں-
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا مشتاق احمد خان صاحب کاٹھگڑھی ولد مکرم چوہدری عبدالحق صاحب (وفات یافتہ) رفیق بانی سلسلہ احمدیہ بعمر ۶۰ سال، بقضائے الٰہی مورخہ ۹۵-۶-۱۹ وفات پاگئے۔ اگلے روز بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا آپ موصی تھے۔ تدفین کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد مکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بانڈ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (نگران امداد طلباء)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمود احمد قمر صاحب بابت ترکہ مکرم امام دین صاحب)

مکرم محمود احمد صاحب قمر ایڈووکیٹ 656/A سمن آباد فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ خاکسار نے اپنی ہمشیرگان اور والدہ صاحبہ کا شرعی حصہ وقت مقررہ کے اندر ادا کر دیا ہے۔ لہٰذا قطعہ نمبر 4/6 دار الصدر شمالی رقبہ ایک کنال میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ بانو بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم محمود احمد قمر صاحب (بیٹا)
۳- محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴- محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵- محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرم عبدالباسط صاحب ولد مولوی عبدالماجد صاحب ساکن بھاگلپور ٹی وصیت نمبر ۸۸۷۸ نے کلکتہ سے وصیت کی تھی۔ اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل 3 جولائی 1995ء کے اداریے میں پانچویں سطر کو یوں پڑھا جائے۔

صادق عاشق جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے۔

(ادارہ)

"شادی کے بغیر ازدواجی زندگی بسر کرنا گناہ نہیں"۔

چرچ آف انگلینڈ

رواں صدی کے آخر تک ہر پانچ میں سے چار جوڑے بغیر شادی کے اکٹھے رہ رہے ہوں گے

لندن (سٹاف رپورٹر) چرچ آف انگلینڈ کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ بغیر شادی کے اکٹھے زندگی بسر کرنا گناہ نہیں ہے لہٰذا ایسے افراد کے لئے آئندہ گناہ کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ ان دنوں جو عورتیں اور مرد بغیر شادی اکٹھے رہ رہے ہیں ان کی تعداد شادی شدہ لوگوں کے قریب پہنچ گئی ہے یہ بات خاندانوں کے بارے میں چرچ آف انگلینڈ کی ایک رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۰ء تک یہ صورت حال ہو گی کہ ہر پانچ میں سے چار جوڑے بغیر شادی کئے اکٹھے رہ رہے ہوں گے اور ازدواجی زندگی بسر کریں گے اور ان کی زندگی کو گناہ کی زندگی کہنا جائز نہیں۔ چرچ آف انگلینڈ برطانیہ کا سرکاری مذہب ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہم جنس پرستوں مردوں اور عورتوں کو اس مذہب میں شامل ہونے پر خوش آمدید کہنا چاہئے۔ ان موضوعات پر رپورٹ چرچ کی طرف سے ۲۰ سال میں پہلی مرتبہ سامنے آئی ہے جس پر سخت تنقید شروع ہو گئی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۹۵-۶-۸)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان داخلہ

○ ایرونائیکل انجینئرنگ کالج P.A.F اکیڈمی رسالپور نے بی ایس سی (انجینئرنگ) ساڑھے تین سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ کی اہلیت:-

(i) عمر ساڑھے سولہ سال تا ۲۲ سال
(ii) تعلیمی قابلیت ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) یا سینئر کیمبرج A-Level (ایف ایس سی کا امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں)

داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو کی تاریخ کے لئے یکم تا ۱۳- جولائی ۹۵ء مطلوبہ دستاویزات کے ساتھ قریبی P.A.F سینٹر سے رابطہ کریں۔

دوران تربیت تنخواہ اور الاؤنس بھی دیا جائے گا۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ یکم جولائی ۱۹۹۵ء ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۴

قسم کا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں تو کچھ دام حاصل کر لیتے ہیں۔ لہٰذا اب کیا صورت ہے۔ صاحبزادہ صاحب فوری طور پر غصہ کی حالت میں آگئے اور کڑک کر کہا "کیا تم سے میں نے فیس لینی ہے" میں آپ کے جذبات کو سمجھ گیا اور خوفزدہ سا ہو گیا جس پر صاحبزادہ صاحب اپنی کرسی سے اٹھے اور بچپن کے انداز کی طرح مجھے گلے لگا لیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر کسی دوائی کی ضرورت ہو تو کہو، میں شکریہ ادا کرتا واپس کامیاب لوٹا۔

آپ کے انتقال کی خبر میں نے اپنی بیماری میں سنی بہت رنج ہوا لیکن میرے پاس وسائل نہ تھے کہ آخری دیدار کر سکتا۔ بوجہ بیماری فالج چلنے پھرنے سے مکمل معذوری تھی اس لئے مجبوری تھی۔ بعد میں جب وسائل دستیاب ہوئے تو آپ کے مزار پر حاضری دی اور تمام پچھلے واقعات کو یاد کیا اور آنسو بہائے اب ۲۰- جنوری ۱۹۹۵ء کو پھر ایک وسیلہ ملا اور میں بہشتی مقبرہ گیا مزاروں پر حاضری کے بعد صاحبزادہ صاحب کے مزار کی پائنتی میں بیٹھ گیا واقعات یاد آئے آنکھیں آنسوؤں کا بوجھ نہ سہار سکیں اور میں نے آپ کے قدموں میں اپنی محبت و عقیدت کے گرم گرم آنسو پیش کئے دل کھول کر رویا۔ اور پھر یوں مخاطب ہوا کہ آپ کا دیا ہوا ریشمی رومال انقلابات زمانہ کی نذر ہو گیا اور مجھ سے کھو گیا۔ آپ بھی کھو گئے لیکن آپ کی باتیں اور یادیں میرے دل میں محفوظ ہیں اور میری زندگی کے ساتھ ہی ختم ہوں گی۔ بڑے درد بھرے دل کے ساتھ بہشتی مقبرہ سے واپسی ہوئی اور میں نے اپنی محبت و عقیدت کا دل کھول کا اظہار کیا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد در اولاد کو درخشندہ ستاروں کی طرح چمک دمک دے

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- جولائی-1995ء
شدید گرمی مسلسل جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا- انہوں نے کہا کہ میں نے وزیراعظم سے ملاقات کے بعد تمام اخبارات کو تحریری بیان جاری کیا- جس میں کہا تھا کہ خوشگوار ماحول میں ہونے والی اس ملاقات میں وزیراعظم کا رسپانس مثبت تھا- لیکن تمام اخبارات نے غلط رپورٹنگ کی- انہوں نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ بہت حساس ہے تھوڑی سی غلطی سے بھی زیادہ نقصان ہو سکتا ہے-

○ کراچی میں شام کو شائع ہونے والے چھ اخبارات کی بندش کے احتجاج کے طور پر ملک بھر کے اخبارات کے مدیروں اور کارکنوں نے ایک مشترکہ اجلاس میں بدھ کو ملک گیر ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے- اس طرح سے جمعرات کو کوئی اخبار شائع نہیں ہو گا- بدھ کو ملک گیر مظاہرے بھی ہوں گے اور جلوس بھی نکالے جائیں گے-

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ ہم تمام اخبارات پر بھی پابندی لگا سکتے ہیں- انہوں نے کہا کہ پروفیشنلز پر ایکسائز ڈیوٹی لگانا درست اقدام ہے انہیں بھی ملکی ترقی میں حصہ ڈالنا چاہئے- انہوں نے بتایا کہ ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے ملک کو برآمدات کی مد میں روزانہ ۲۵ ملین ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے-

○ کراچی غربی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں دہشت گردوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان مسلسل لڑائی جاری ہے- رینجرز کے اعلیٰ افسروں کے مطابق اورنگی ٹاؤن میں دہشت گردوں کے خلاف یہ فیصلہ کن آپریشن ہے- رینجرز کے کرنل خالد جمیل نے صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بعض علاقوں پر اپنا کنٹرول قائم کیا تو انکشاف ہوا کہ دہشت گردوں نے لاکھوں افراد کو یرغمال بنایا ہوا ہے- اسلحہ خریدنے کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے- مسلسل جنگ کا سا سلسلہ جاری ہے بعض علاقوں سے رینجرز کو واپس آنا پڑا ہے- خوفزدہ لوگوں نے شہر سے نقل مکانی شروع کر دی ہے- بعض علاقوں میں کرفیو کا سا سماں ہے- اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں رینجرز کے ایک جوان اور ایک پولیس اہلکار سمیت ۱۰- افراد مارے گئے-

○ اورنگی ٹاؤن میں رینجرز کی چوکی پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی رینجرز اور پولیس نے اورنگی سے دہشت گردوں کے مورچے سے ہٹا کر وہاں چوکی قائم کی تو چاروں اطراف سے اچانک اس پر فائرنگ شروع ہو گئی- جوابی فائرنگ پر مسلح افراد تنگ گلیوں میں فرار ہو گئے-

○ کراچی میں دہشت گردی کے دوران عثمان آباد اور رام سوامی میں دو گروپوں کے درمیان دن بھر وقفے وقفے سے فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا- علاقے کی دکانیں اور کاروباری مراکز بند ہو گئے اور ٹریفک معطل ہو گئی- پیراملٹری دستوں نے ایم کیو ایم کے ارکان کی گرفتاری کے لئے آپریشن شروع کر دیا ایک ہزار جوان اور پولیس والے حصہ لے رہے ہیں- ایم کیو ایم کی طرف سے شدید مزاحمت کی جا رہی ہے-

○ بحری فوج کے سربراہ ایڈمرل منصور الحق نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلہ پر فریقین بات کریں- انہوں نے کہا کہ روز روز کی ہڑتالوں سے عام آدمی کے مصائب و مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے-

○ وزیراعظم کے ساتھ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے ملاقات کی اور کراچی کے مسئلے کے حل کے لئے فارمولا پیش کیا-

○ ملک بھر میں شدید گرمی سے مزید دس افراد ہلاک ہو گئے- ملک میں کہیں بارش نہیں ہوئی-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا کہ بجٹ کی بھاری اکثریت سے منظوری پنجاب میں پی ڈی ایف کی مخلوط حکومت کے مستحکم ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی طرف سے بلائی گئی کراچی کی قومی کانفرنس ۱۰- جولائی کو ہو گی-

○ نامعلوم مسلح افراد نے حیدر آباد اور لطیف آباد میں ہاکروں کو زدوکوب کر کے جنگ اخبار کی کاپیاں چھین لیں- اور دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہو گئے-

○ الطاف حسین نے کہا ہے کہ اخبارات کو آگ لگانے کا کام حقیقی گروپ والے کر رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے گرفتار شدہ کارکن رانا صفدر پر تشدد کیا جا رہا ہے- ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت انسانی حقوق کی تمام تنظیموں سے ذاتی اثر رسوخ استعمال کرنے کی بھی اپیل کی جا رہی ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کچھ بھی کرے اسے عوامی حمایت حاصل نہیں ہو سکتی-

○ نواز شریف کے خلاف فوجداری ریفرنس کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ کے ارد گرد کے علاقے میں پولیس اور مسلم لیگ کے کارکنوں میں جھڑپیں ہوئیں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال ہوا- متعدد افراد زخمی ہوئے- فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دیں-

○ کراچی میں بدامنی کے باعث امریکہ نے پاکستان میں سرمایہ کاری روک دی- وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ حکومت پر تاریکی کے بادل چھا سکتے ہیں-

سیلز مینوں کی ضرورت ہے
ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلوفر سیرپ" (مٹی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے- دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں-
مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ
احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 - 04524

بھٹی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ½9 تا ا بجے شام 6 تا 9 بجے
دارالیمن ½7 تا ½9 بجے
ناغہ ہر دنہ جمعہ کا پہلا ٹائم - فون رہائش: 21186

ٹرپل جارجٹ کے برقعے
شارٹ سلک
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ بازار سے انتہائی کم ریٹ پر دستیاب-
رابطہ اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی - فون نمبر 686
حلقہ قمر نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفا کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-
کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

خوشخبری گروپ ٹریول
ہمیشہ کی طرح لندن، یورپ اور امریکہ جانیوالے احباب کے لئے گروپ ٹریول پر خصوصی رعائتی ٹکٹ جاری کر رہے ہیں- EMARIT ایئرلائن کی روزانہ فلائیٹ کراچی لندن کراچی کی سہولت سے ٹکٹ دستیاب ہیں- فوری بکنگ کی سہولت ہے-
رابطہ کیلئے : لطیف الرحمٰن رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ / ربوہ میں رابطہ: فون 212249 شام ½6 تا 9 بجے
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ سٹیشن کراچی فون 66-529561-021، 518650 فیکس : 5681892
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329